B.A Part I Urdu (Hon) Paper II
Dr. Shahnaz Ara. Deptt of Urdu.
D.L.K.V.D. college
Shahnaz Ara

ڈرامہ نگاری یا ڈرامے کی خصوصیت

ڈرامے کی ایک خصوصیت یہ ہے وہ محض پڑھی جانے والی صنف نہیں ہے۔ ڈراما تو محض مکالموں کا نام ہے۔ محض اسٹیج کے لئے دی ہوئی قوسینی عبارتوں کا یہ سب کو محض اسکا ایک حصہ ہیں ڈرامے کا مطالعہ بنیادی طور پر اسٹیج کے نقطۂ نظر سے کیا جانا چاہیے

انارکلی سے قبل اردو میں ڈرامائی پیشکش کے دو نمائندہ اسلوب ملتے ہیں۔ ایک اندرسبھائی اسلوب اور دوسرا آغا حشر کے نام سے پہچانا جانے والا پارسی تھیٹر کا اسلوب دونوں اسالیب میں واقعات فضا اور مکالموں کی مخصوص نوعیت اور حیثیت تھی۔ انارکلی نے ایک تیسرے اسلوب کی بنیاد رکھی اور اس اعتبار سے اردو کے ڈرامائی آرٹ کو ایک عہد آفرین اور تاریخ ساز موڑ دیا

اکثر اس خیال کا اظہار کیا جاتا ہے کہ ڈراما ہندوستان میں مغرب سے آیا۔ یہ خیال درست نہیں ہے۔ اول تو یہ بات شاید

شاستر اور کالی داس کی سکنتلا ہندوستان میں مغربی اثرات

سے کہیں پہلے وجود میں آچکے تھے۔

ہندوستانی سدو ڈراما اپنی روش اور اسلوب

باز یافت کرنے لگا تھا۔ ایک طرف نوٹنکی، رام لیلا، کرشن لیلا اور عوامی

ڈراموں کے اسالیب اور پیرایے تھے جن میں واقعات کا تسلسل

کردار نگاری کا جدید تصور اور پردہ اٹھنے اور گرنے اور مختلف سین

کی تقسیم کا طریقہ کار تو موجود نہیں تھا۔ مگر دیومالائی اور نیم تاریخی

نیم مذہبی واقعات کو تاثراتی کے بجائے "ذہنی" کا عمل اپنا کر

پیش کرنے کی روایت جاری تھی۔ یوں بھی اندر سبھا ایشیائی مزاج

اور تخلیقی اسلوب کی نمائندہ ہے۔ جہاں تخیل سے ہم رشتہ

اور بس منظر سے بے نیاز دیتا ہے۔

نقادوں نے ایشیائی فن پاروں کے درمیان

چند مماثلتوں کا بار۔ بار ذکر کیا ہے۔ ایشیا میں فن کسی فن کار

کے انفرادی اور شخصی اظہار کا نام نہیں بلکہ صبری مرشد انفرادی کے

اس کی فکری اور اسلوبیاتی سانچے، اجزائے ترکیبی
لفظیات اور ارکان تک بڑی حد تک متعین ہوتے ہیں
ہندوستانی مصوری میں راجپوت قلم یا کانگڑہ آرٹ، موسیقی
میں راگ ہو یا راگنی۔ ایشیائی آرٹ کی بیشتر اہم خصوصیت
پس منظر کا فقدان ہے۔ پس منظر کو ہر شئے کے بجائے طور کردار
اور واقعات، اشیاء اور کردار میں پس منظر بھی شامل ہو جاتا
ہے۔ جن اور پری فوق الفطری کردار اور عناصر اور سین کی تقسیم
کے بجائے ایک ہی سطح پر مختلف مقامات کے مناظر موجود ہونا۔
ایشیائی آرٹ کا مزاج تو نتیجے اثرات قبول کرتے ہوئے ابھر ہوتا کا
فروغ ہوا۔ جو محض ایک کتابی نہیں بلکہ جیتا جاگتا اسٹیج ہوا کرتا تھا۔
آغا حشر کی روایت میں بھی تخیل اور مبالغے
کی گھن گرج صاف سنائی دیتی ہے۔ جو بات یہ کہ مکالموں میں زبان کا
پیرہن مجاز کر ایسا ہے۔ شخصیت میں نہ بادلوں کی طرح گرجتی اور
بجلی کی طرح کڑکتی ہے۔ مکالموں کو اسٹیج سے الگ کر کے دیکھنا
اور پڑھنا ممکن نہیں ۔ ۰ ۔

Shahnaz Ara
20/01/2020